

# دارالافتاء جامعہ نعیمیہ



## خیانت کے مرتکب شخص کی اذان کا حکم

سوال:

ہماری مسجد کے مؤذن صاحب عرصہ دراز سے مسجد کے فنڈ میں خرد برد کر رہے ہیں اور کئی مرتبہ پکڑے گئے، لیکن اپنے عمل سے باز نہیں آتے۔ اب کیا انہیں ان کے منصب سے معزول کر دینا چاہیے؟، (انتظامیہ جامع مسجد اقصیٰ، گلستان جوہر کراچی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ

اگر آپ کا بیان درست ہے کہ مؤذن نے مسجد کا فنڈ ختم کیا ہے اور بار بار اس امر کا ارتکاب کرتا رہا ہے، تو ٹھوس ثبوت کی بنیاد پر اس کو منصب سے ہٹایا جاسکتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”الْمَاثِرُ ضَامِنٌ وَالْمُوْذِنُ مُؤْتَمِنٌ، اَللّٰهُمَّ اَرْسِدِ الْاَكْبَمَةَ وَاغْفِرْ لِمُوْذِنِيْنَ“

ترجمہ: ”امام (مقتدیوں کی نماز کا) ضامن ہے اور مؤذن (اوقات صلوٰۃ کے شروع ہونے کا اعلان کرنے میں) امین ہے، اے اللہ! اماموں کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی مغفرت فرما، (سنن ترمذی: 207)۔“

جھوٹ، خیانت، دھوکا دہی، ان عادات کا مرتکب فاسق ہے، تا وقتیکہ سچی توبہ کرے اور آئندہ ان حرکات سے اجتناب کرے۔ فاسق کو مسجد میں باقاعدہ مؤذن مقرر کرنا درست نہیں ہے، فاسق کی اذان کے بارے میں فقہی احکام یہ ہیں:

علامہ نظام الدین لکھتے ہیں: ”وَيَكْرَهُ اَذَانُ الْفَاسِقِ وَلَا يُعَادُ، لِهٰذَا فِي ”الذَّخِيْرَةِ“، وَكَرَاهَةُ اَذَانِ الْجُنْبِ وَاِقَامَتُهُ بِاتِّفَاقِ الرِّوَايَاتِ وَالْاَشْبَهَةِ اَنْ يُعَادَ الْاَذَانَ وَلَا تُعَادُ الْاِقَامَةُ“۔

ترجمہ: ”فاسق کی اذان مکروہ ہے اور اس کا اعادہ نہیں کیا جائے گا، ”ذخیرہ“ میں اسی طرح ہے اور جنبی (یعنی جس پر غسل واجب ہے) کی اذان و اقامت بہ اتفاق روایات (فقہی) مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اذان کا اعادہ کیا جائے اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے، (عالمگیری، ج: 1، ص: 54)۔“ بشری کمزوریاں تو سب میں ہوتی ہیں اور مُتَنَبِّه کر کے ان کو اصلاح کا موقع دینا چاہیے۔ لیکن جب کوئی ان اخلاقی جرائم پر جری ہو جائے، تو اس کا مؤذن کے منصب پر برقرار رکھنا شرعی وقار کے منافی ہے۔

مفتی ندیب الرحمن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی



17 ستمبر 2023ء